وفاق المدارس العربیہ پاکستان

قیام، استحکام اور توسیع کے لئے اکابرین کی جدوجہد (قسط چہارم)

مولانا عبدالمجید مدظلہم
ناظم مرکزی دفتر وفاق المدارس

مجلس شوریٰ کا دوروزہ اجلاس یکم و دو جمادی الاخریٰ 1402ھ مطابق 28، 29 مارچ 1982ء کو دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں حضرت مولانا عبدالحق ؒ نے خطبہ استقبالیہ میں فرمایا کہ وفاق المدارس کے محرکات میں مدارس عربیہ کے احیاء بقاء، ترقی کاملاً اور ارتباط و تنظیم کے ساتھ ساتھ ملک وملت کی راہنمائی کے لئے ہر شعبہ حیات میں اعلیٰ ترین رجال کار اور جید علماء راسخین کی تیاری بھی شامل تھی۔ ان تمام اہم تعلیمی، انتظامی، اخلاقی اور معاشرتی مقاصد وعزائم اور ابتدائے قیام سے وفاق کے اکابر اور اجتماعات کے فیصلے، قراردادیں، ہدایات تحریری شکل میں، مطبوعہ رپورٹوں کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ ان تمام چیزوں کو نئے جوش وخروش اور پختہ ایمان و یقین کے ساتھ لے کر منزل مقصود کی طرف گامزن ہونا چاہیئے۔ وفاق کے اصل محرکات کی طرف متوجہ ہوں اور دولت اخلاص اور جوش عمل کا نیا ولولہ لے کر میدان عمل میں اتریں۔

انہوں نے فرمایا کہ وفاق المدارس کو مفید موثر اور فعال بنانے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے اغراض و مقاصد (جو طبع شدہ ہیں) ان کی تکمیل کے لئے بھرپور کوشش کی جائے۔ وفاق بحیثیت وفاق کی جملہ کارروائیاں ان اغراض و مقاصد کی حدود میں رہنی چاہئیں۔ ان حدود سے باہر کے کام اگرچہ فی نفسہ کتنے ہی مفید ہوں، اگر ان میں وفاق کی توانائیاں اور وسائل خرچ کیے گئے تو ہماری توانائیاں بکھر کر رہ جائیں گی اور کوئی بھی کام پائیدار نہیں ہو سکے گا۔

وفاق المدارس کے دستور اور قواعد وضوابط کی پابندی ملحقہ مدارس بھی پورے اہتمام سے فرمائیں اور

وفاق کے ارکان عاملہ، عہدیداران اور جملہ کارکنان بھی۔ ان ضوابط کی خلاف ورزی سے پورا اجتناب کیا جائے، ورنہ وفاق کبھی موثر، فعال اور قابل اعتماد حیثیت حاصل نہ کر سکے گا۔

انہوں نے فرمایا کہ ہمارے مدرسوں کا نظم ونسق بھی مثالی ہونا چاہیے۔ ہر کام میں شائستگی، سلیقہ اور صفائی ستھرائی اگر ہوگی تو دینی تعلیم میں کشش پیدا ہوگی اور ابنائے زمانے کا رجوع ان مدارس کی طرف زیادہ ہوگا۔ ہر شعبہ عمل میں قواعد وضوابط پر عمل کرنا بہت اہم ہے۔ جو ضابطے مقرر ہو جائیں ان کی تعمیل ہر خورد وکلاں سے کرائی جائے۔ کسی سفارش ومنت سماجت کا ہرگز لحاظ نہ کیا جائے ورنہ بے شمار فتنے پیدا ہوتے رہیں گے۔

اس موقع وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ (بعد میں صدر وفاق) شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

وفاق اور مدارس کے باہمی ربط کو مضبوط بنانا نہایت اہم ہے۔ اس ضمن میں وفاق کی تنظیم میں مدارس کی شمولیت پہلا ہدف ہے اور دوسرا ہدف وفاق کو مفید اور موثر بنانا ہے۔ الحمد للہ پہلے مقصد میں ہم کامیاب ہو چکے ہیں۔ پہلے بہت تھوڑی تعداد میں مدارس وفاق میں شامل تھے، اب یہ تعداد پونے تین سو سے بڑھ کر ایک ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ بہر حال یہ بہت بڑی ترقی ہے اور اس میں وفاق کے عملے کی کارکردگی بھی لائق تحسین ہے۔ جہاں تک دوسرا مقصد ہے اس کی کامیابی وفاق کے قواعد وضوابط پر عملدرآمد اور وفاق کے نصاب تعلیم اور وفاق کے نظام امتحان کی پابندی میں پنہاں ہے۔

حضرات علماء کرام جو مدارس کا اہتمام کرتے ہیں اور مدارس چلاتے ہیں، وہ دینی سمجھ بوجھ کے اعتبار سے اپنے علاقے میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ اس مقام کی وجہ سے ان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان دینی اداروں کو بہتر سے بہتر شکل دیں۔ مدارس کے طلبہ، اساتذہ اور دیگر عملہ کو اپنے اخلاق وکردار، عمل، تقویٰ اور پرہیزگاری کے اعتبار سے دوسروں سے ممتاز ہونا چاہیے۔ نصاب کی پابندی ہونی چاہیے اور معیار تعلیم بلند ہونا چاہیے۔

وفاق المدارس کی تنظیم میں جتنے مدارس شامل ہیں اگر ان کے ذمہ داران دلچسپی اور لگن کے ساتھ اپنی زندگی کا مقصد بنا کر اور اپنی زندگی کا مطمع نظر قرار دے کر اور اپنے مدارس کی فلاح وبہبود کے لئے، اپنے مدارس کی اصلاح وترقی کے لئے وہاں کے معیار تعلیم اور معیار اخلاق کو بلند کریں تو یہ ہم سب کے لئے بہت بڑا کام ہوگا اور حقیقت میں وفاق المدارس العربیہ کی تنظیم کا مقصد حاصل ہو جائے گا۔

اس موقع پر حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہم نے فرمایا کہ جتنے بھی عربی مدارس ہیں، خصوصاً ہمارے اپنے مدارس کا تعلق دارالعلوم دیوبند سے ہے، ان تمام چھوٹے بڑے مدارس کو میں جامعۃ العلوم

الاسلامیہ کراچی کی طرح سمجھتا ہوں۔ جس طرح ہمارے جذبات ہیں کہ ہمارے جامعۃ العلوم الاسلامیہ میں کوئی نقص پیدا نہ ہو، کمال سے کمال اس میں پیدا ہو، یہی جذبات دیگر تمام مدارس کے لئے بھی ہیں۔ بہرحال کمزوریوں کا ہونا، غلطیوں کا صدور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ لیکن کسی غلطی پر یا کوتاہی پر قائم رہنا قابل افسوس ہے۔ تاہم وفاق کی برکت سے جو اتحاد اور خیر کی فضاء پاکستان میں ہے وہ بلاد عرب یا دیگر اسلامی ممالک میں نہیں ہے۔ ہمیں اس کی قدر و منزلت کرنی چاہیئے۔ یہ اللہ کی وہ نعمت ہے جو اللہ نے آپ کو دی ہے، جس سے بہت سے اسلامی ممالک محروم ہو چکے ہیں۔ چنانچہ جہاں علماء اور مدارس کا اجتماع ہوتا ہے، مجھے اپنے وہ بزرگ یاد آ جاتے ہیں جنہوں نے ملت اسلامیہ سے خیر خواہی کے نیک جذبے کی بنیاد پر وفاق جیسا عظیم ادارہ قائم کیا۔ وہ حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ ہوں، حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ ہوں، حضرت مولانا مفتی محمودؒ ہوں یا ہمارے حضرت بنوریؒ ہوں، ایسے مواقع پر ان کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے ہمارے لئے ایک راہ، طریقہ عمل متعین فرمایا، جس پر چل کر ہم اپنے آپ کو اس مقام تک پہنچا سکتے ہیں، جہاں تک وہ حضرات پہنچے تھے۔

اجلاس مجلس شوریٰ منعقدہ 7 صفر المظفر 1406ھ مطابق 22 اکتوبر 1985ء بمقام دارالعلوم فیصل آباد میں حضرت مولانا مفتی زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سپاس نامہ میں مدارس کی بہترین راہنمائی فرمائی اور آج بھی یہ کلمات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ حضرت کا خطاب پیش خدمت ہے۔

''وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی یہ تنظیم جسکی میزبانی کا شرف دارالعلوم فیصل آباد کو حاصل ہو رہا ہے، آج سے تقریباً ستائیس سال قبل ہمارے اکابر حضرات، عارف باللہ حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری، حضرت مولانا شمس الحق افغانی، حضرت مولانا احمد علی لاہوری، حضرت مولانا محمد صادق، حضرت مولانا احتشام الحق، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری، حضرت مولانا مفتی محمود رحمہم اللہ تعالیٰ اور دیگر علماء کرام کی شبانہ روز مساعی سے وجود میں آئی اس تنظیم کا اہم مقصد دینی مدارس کے نظام کی اصلاح اور علوم دینیہ کی اشاعت کے ساتھ ملک میں ایسے جید اور اصحاب دعوت وعزیمت علماء کرام کی جماعت پیدا کرنا ہے جس سے امت کو زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی حاصل ہو سکے اس حقیقت کو فخر کے ساتھ پیش کیا جا سکتا ہے کہ یہ اکابرین نامساعد حالات اور مختلف موانع کے باوجود وفاق المدارس العربیہ کو خالصتاً دینی بنیادوں پر ایک مؤثر علمی تنظیم بنانے میں کامیاب ہوئے۔ انہوں نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مشن کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کو ایک اہم مقصد کی حیثیت دی، انکی مساعی کا ثمر آج ہماری آنکھوں کے سامنے ہے کہ وفاق المداراس العربیہ پاکستان جس کے ساتھ ایک ہزار سے زائد دینی مدارس ملحق ہیں، جن کے امتحانات کا انعقاد، نصاب کی تیاری، نظم وضبط کی ذمہ داری، حکومتی امداد کے بغیر یہ تنظیم کر رہی ہے اور یہ تمام

تر کامیابی خدائے وحدہ لاشریک کے فضل وکرم اور بعدازاں اسلاف کے حسن نیت اور قربانیوں کا نتیجہ ہے آج یہ اسلاف ہم میں موجود نہیں وہ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو نبھانے کے بعد اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ان کے بعد وفاق المدارس العربیہ پاکستان اور دینی مدارس کے نظام کی ذمہ داری ہمارے ناتواں کندھوں پر ہے۔

تبلیغ دین اور دینی علوم کی ترویج واشاعت اور آئندہ نسلوں کی رہنمائی کے لیے جید علماء کرام کی تیاری کا فریضہ اب ہماری ذمہ داری ہے اگر ہم نے اپنے اس فریضہ میں غفلت برتی تو یہ علماء دیوبند کے مشن سے روگردانی ہوگی۔ہماری اس لغزش کو شاید آئندہ نسلیں بھی معاف نہ کریں۔

ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالی نے ہمیں ان اکابرین سے وابستہ کیا جنہوں نے اتباع صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے ساتھ سلف صالحین پر مکمل اعتماد کو اپنے لیے دستور العمل کی حیثیت دی اور اسلام کی سربلندی، دعوت وتبلیغ اور تعلیم وتعلم کی دنیا میں انکی مجاھدانہ زندگیوں اور سرفروشانہ کارنامہ ہائے حیات سے رہنمائی حاصل کی۔تنظیم وفاق المداراس العربیہ بھی انہی خطوط پر چل کر ایک مئوثر ترین علمی حیثیت میں متعارف ہوئی اور آئندہ بھی اس کی کامیابی بلکہ وجود اسی پر موقوف ہے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان اس وقت مسلک علماء دیوبند کی علامت بن چکا ہے ہم مدارس دینیہ اور مسلک دیوبند کے نمائندے یکجا اکھٹے ہیں ہمارے جمع ہونے کا مقصد ,,نشستند وخوردند وبرخاستند،،نہیں بلکہ اس اجتماع کا مقصد وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مقاصد کی تکمیل اور مسلک دیوبند کی عظمت کو ترقی دینا ہے اس اجلاس کا مقصد اپنا محاسبہ ہے،ہم سب کسی ایک بڑے یا چھوٹے دینی ادارے کے نمائندے ہیں۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان یا مسلک دیوبند ہم ہی سے عبارت ہے۔اور ہمارے اقوال وافعال کی نسبت دیوبند ہی کی طرف کی جاتی ہے جس کا تقاضا ہے کہ ہمارا کوئی قول وفعل ایسا نہ ہو جس سے اکابر کی روایات اور تاریخ پر حرف آتا ہو۔یہ امر یقیناً باعث افسوس ہوگا کہ کچھ عرصہ سے ہم اپنے اسلاف کی روایات پر اس استقامت کے ساتھ قائم نہیں رہے جو علماء دیوبند کا طرۂ امتیاز اور حالات کا اہم ترین تقاضا ہے۔

محترم علماء کرام اس گزارش کا مقصد کسی کی توہین یا تنقیص نہیں بلکہ اصلاح حال کی غرض سے اپنی کمزوری یا کوتاہی کا اعتراف ہے جس میں ہم مبتلا ہیں۔ہمارے یہاں مل بیٹھنے کا مقصد ہی اپنی کمزوریوں کا تدافع اور کوتاہیوں کا تدارک ہے۔وفاق المدارس العربیہ پاکستان اس وقت وہ واحد تنظیم ہے جس کے اغراض ومقاصد پر ہم سب متفق ہیں اور ہم میں سے ہر شخص اس تنظیم کو زیادہ سے زیادہ فعال بنانے اور اسکو اپنے مقاصد میں کامیاب دیکھنے کا خواہش مند ہے۔یہ حقیقت ہے کہ وفاق المداراس العربیہ پاکستان کی کامیابی مسلک کی کامیابی ہے جس کے لیے

ضروری ہے کہ ہم اپنے اعمال کا محاسبہ کریں اور اپنے انفرادی اور ذاتی مفادات کے اجتماعی اور مسلکی مفادات سے تقابل کی صورت میں ہمیشہ وفاق کے اغراض ومقاصد کو ترجیح دیں جو ہم سب کی مشترکہ متاع اور ہمارے مسلک کے تحفظ کی علامت ہے۔

محترم علماء! خدانخواستہ ہم اجتماعی مفادات پر انفرادی مفاد اور مسلکی ضرورت پر ذاتی ضرورت کو ترجیح دینے کے خودغرضانہ اصول پر عمل پیرا ہوئے تو مسلک کا ضعف کے علاوہ انتشار وافتراق اور تنزل سے بچنا ناممکن ہو جائے گا۔آج دوسروں سے مدارس، علماء اور طلبہ کے اعتبار سے ہم اکثریت میں ہیں، مگر یہ عددی اکثریت حقیقی اکثریت میں اس وقت تک نہیں بدل سکتی جب تک ہم موجودہ روش کو چھوڑ کر اسلاف واکابر کے طریق کو نہیں اپنائے۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے مدارس میں وفاق کے مجوزہ نصاب کو مکمل طور پر نافذ کریں اس طرح خود بخود ہمارے مدارس میں درجہ بندی ہو جائے گی اور مدارس کے نظام وفاق المدارس کے تحت آ جائیں گے۔

دوسری اہم بات: ضرورت وفاق کے امتحانات میں مدارس کی شرکت کی ہے۔ یہ بات باعث افسوس ہے کہ ہم سب اپنے مدارس کو وفاق سے ملحق کہتے ہیں مگر اس کے امتحان میں شرکت نہیں کرتے۔ یہ ہمارے مدارس کی ایک کمزوری ہے جس کی وجہ سے بعض حلقوں کی طرف سے یہ آوازیں سننے میں آتی ہیں کہ مدارس عربیہ کسی مربوط نظام تعلیم کے حامل نہیں آئندہ آپ خود فیصلہ کریں کہ جو مدارس وفاق کے امتحانات میں شریک نہ ہوں انکے وفاق کے ساتھ الحاق کا کوئی جواز ہے؟

مجھے یہ بات کہتے ہوئے خوشی ہے کہ جب سے دارالعلوم فیصل آباد نے وفاق سے الحاق کیا ہے۔ہم نے وفاق کے قواعد کے تحت اس کے امتحانات میں شرکت کی اور اسکے تمام قواعد کو مدرسہ کے قواعد پر فوقیت دی۔اس کا نتیجہ ہے کہ دارالعلوم فیصل آباد، ملک کے بڑے جامعات میں شمار ہونے لگا اور مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ ہماری تمام تر قوت وشوکت اور عظمت وسطوت وفاق سے الحاق اور اتحاد واتفاق میں مضمر ہے۔

موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ 4 جمادی الاخریٰ 1433ھ مطابق 26 اپریل 2012ء میں حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہم نائب صدر وفاق نے فرمایا کہ:

اولئك اخواني فجئني بمثلهم اذا جمعتنا يا جرير المجامع

اصحاب علم اس مجلس میں برکت اور رحمت محسوس کر رہے ہیں۔ وفاق قوت' وحدت کی علامت ہے۔ ہماری تاریخ کی بقاء کا ذریعہ ہے۔اس کا حسن اجتماعیت میں ہے جیسے ٹہنیاں درخت کے ساتھ اچھی لگتی ہیں۔ ہمارا اہل

کر بیٹھنا' وفاق میں' اس میں ہماری عزت ہے۔ پورے وفاق کا حسن یہی ہے۔ آپ حضرات وفاق پر اعتماد کریں' اپنے اکابرین پر اعتماد کریں۔ تعلیم وتربیت پر بھرپور توجہ دیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کو فروغ دیں۔ حسن ظن کو اختیار کریں بدظنی سے اجتناب کریں۔

اس موقع پر حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم نے فرمایا وفاق ہمارے بزرگوں کی کاوش ہے۔ دوسرے مقام پر اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس میں اپنی رائے دیانت دارانہ طور پر ضرور دینی چاہیئے لیکن اپنی رائے پر اصرار نہیں کرنا چاہیئے۔ اجتماعی مشاورت سے اکابر جو فیصلہ کر دیں اس سے اختلاف رائے کے باوجود اس کو اپنا فیصلہ سمجھنا چاہیئے۔ مدارس میں دین پڑھانے کے ساتھ ساتھ دین سکھانے کا بھی اہتمام کیا جانا چاہیئے۔ تمام مدارس کی نسبت دارالعلوم دیوبند کی طرف ہے اور دارالعلوم دیوبند میں ہمارے اکابر کا ہر عمل سنت کے مطابق ہوتا تھا۔ مدارس میں اس کا مکمل اہتمام ہونا چاہیئے۔

مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ 22 ربیع الثانی 1436ھ مطابق 12 فروری 2015ء میں وفاق کی ضرورت واہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم نے فرمایا ,,وفاق المدارس،، میں ہم لوگ مجتمع ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ وفاق المدارس کو مزید بہار بخشے اور تروتازہ رکھے۔ دنیا میں ہر جگہ اسلام کی خدمت ہو رہی ہے۔ تمام براعظموں میں اہل اسلام، اسلام کی خدمت میں مصروف نظر آتے ہیں۔ لیکن ہر ایک کا اپنا ایک امتیاز ہوتا ہے اور وفاق کا امتیاز دین کے حوالے سے اسکی سند ہے۔ ہمارا امتیاز اور ہماری خصوصیت یہ ہے کہ جب ہم کسی کے سامنے دین پیش کرتے ہیں تو ہم سب کی سند ایک، مدرسہ ایک، استاد ایک اور کتاب ایک ہے۔ دین کی ہر بات کو لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے اس کی سند اور حوالہ پیش کرتے ہیں۔ آراء کا اختلاف ہوسکتا ہے لیکن کسی کے امتیاز کو تصادم کا سبب نہیں بنایا جاسکتا۔

جس مدرسہ دیوبند سے ہماری نسبت ہے۔ ہم نے اپنے انہی اکابرین کی تشریحات کے مطابق اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھایا ہے کہ دین اسلام تمام دنیا کا رہبر وراہنما ہے اور دین کے راستے پر چلا کر قوم کو کامیابی سے ہمکنار کیا جاسکتا ہے۔ تعصب، تنگ نظری انسان کو چھوٹا کر دیتی ہے اور اس کے دائرہ کار کو محدود کر دیتی ہے۔ اگر ہم ان کا شکار ہو جائیں تو دین کا کام کم ہو جاتا ہے۔ مجھے اگر کوئی حیثیت دی ہے تو مدرسہ نے دی ہے۔ کسی استاد نے، کسی کتاب اور اس کے اندر موجود علوم نے مجھے یہ شناخت دی ہے۔

پوری تاریخ اسلام ایک کشمکش سے بھری پڑی ہے۔ ہم مختلف حالات سے گزرتے رہے ہیں۔ آج ایک بار پھر ہم پر امتحان ہے، ہم آزمائش کے وقت سے گزر رہے ہیں۔ اہل علم پر جب بھی آزمائشیں آئی ہیں انہوں نے

پوری جرات سے مقابلہ کیا ہے۔آج بھی آپ کی استقامت کامیابی کا سبب بنے گی۔

اس موقع پر حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے مدارس کی بقاء کے لئے رجوع الی اللہ اور خود احتسابی کے عمل کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ آزمائش کا وقت ہے اس پر گھبرانا نہیں چاہئیے اور نہ ہی یہ تاثر دینا چاہیے کہ مدارس پریشان ہیں۔اللہ کے فضل وکرم سے یہ وقت بھی سرخروئی سے گزرے گا۔,,وفاق،، کے اکابرین نے اس حوالے سے بھرپور کوششیں کی ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو استقامت اور کامیابی عطاءفرمائے آمین۔

ہم جو مدرسوں میں بیٹھے ہیں،ہمیں اپنے احتساب کا موقع اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ہم معصوم عن الخطاءنہیں ہے،خطائیں سرزد ہوتی رہتی ہیں۔اپنے آپ کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔اپنا جائزہ لینا چاہئیے کہ ہمیں کہاں اپنی اصلاح کی ضرورت ہے۔اگر خدانخواستہ براوقت آئے گا تو اپنی خرابیوں کی وجہ سے آئے گا۔اگر اللہ نے اخلاص دیا اور اللہ سے تعلق مضبوط ہوا تو ان شاءاللہ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتی،ضرورت توجہ الی اللہ کی ہے۔تمام دوستوں کو دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ اپنا جائزہ لے کر اپنے اکابر کے طرز عمل پر واپس جانے کی کوشش فرمائیں۔حضرت والدگرامیؒ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے مدرسہ بنایا ہے دکان نہیں بنائی۔اصول صحیحہ کے مطابق چلا سکیں گے تو چلائیں گے ورنہ تالا لگادیں گے۔آج ہمارے مہتمم اور مدرس کی زندگی میں زمین وآسمان کا فرق نظر آتا ہے۔یہ بڑی خطرناک بات ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب لوگوں کو محفوظ فرمائے آمین۔

مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ 24 رجب المرجب 1436ھ مطابق 13 مئی 2015ء میں حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہم نائب صدر وفاق نے اجتماعیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا: واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔آپ حضرات جانتے ہیں کہ اتحاد میں کتنی برکت ہے۔اللہ کا فضل ہے کہ اللہ نے ہمیں ''وفاق'' کی چھتری میں متحد کردیا۔آپ کا اتحاد امت کا اتحاد ہے۔اس کا پوری امت پر اثر پڑتا ہے۔ہمیں اس نعمت کی قدر کرنی چاہئیے۔اگر ہمارے اندر اجتماعی سوچ ہوگی تو کامیاب رہیں گے۔مجھے اس وقت حضرت حسنؓ کا واقعہ یاد آ رہا ہے۔جب امت دوحصوں میں بٹ چکی تھی تو حضرت حسنؓ نے مذاکرات کے بعد حضرت امیر معاویہؓ کی بیعت کرلی،جس سے پوری امت میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور اس سال کو عام الجمع کہا گیا۔

مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں،اگر ایک جسم کے دوٹکڑے کردیے جائیں تو اس کی کیا حیثیت رہ جائے گی۔اس لئے اتحاد واتفاق مفید ہے۔ہماری بقاء اس میں ہے کہ ہم جڑے رہیں اور اجتماعیت پر قائم رہیں۔اللہ تعالیٰ اس تمام مجمع کو صحیح سوچ پر چلنے کی توفیق عطاءفرمائے آمین۔

مجلس عمومی کے اجلاس منعقدہ 25 رجب المرجب 1436ھ مطابق 14 مئی 2015ء میں صدر وفاق شیخ

الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ جانتے ہیں کہ دنیا میں ایک حلقہ اہل دین کا ہے اور ایک حلقہ اہل دنیا کا ہے۔ اہل دین وہ حضرات ہیں جو انبیاء علیہم السلام کے پیروکار ہیں۔ اہل دنیا شیطان اور نفس کے پیروکار ہیں۔ یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ یہ اہل دین اور اہل دنیا کا ٹکراؤ کا سلسلہ بہت قدیم سے چلا آرہا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی زندگی آپ کے سامنے ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی بھی آپ کے سامنے ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی بھی آپ کے سامنے ہے، سید الانبیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھی موجود ہے۔ ان سب انبیاء کی زندگی آپ کے سامنے ہے، ان پر کیسی کیسی آزمائشیں آئیں یہ سب آپ کے سامنے ہے۔ دنیا بھر کی طاغوتی طاقتیں آج ہمارے خلاف متحد ہیں اور یکجان ہو چکی ہیں۔ میری گزارش ہے کہ آپ پریشان نہ ہوں، بلکہ اللہ کا شکر ادا کریں کہ آپ کو انبیاء علیہم السلام کی زندگیوں کے مطابق زندگی گزارنی پڑ رہی ہے، آپ اطمینان رکھیں۔

ؔ تندیٔ باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب — یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

(باقی آئندہ)

چند ضروری ہدایات

☆ امسال عالمیہ سال دوم بنات کا امتحان نئے نصاب تعلیم کے مطابق ہوگا۔

☆ سابقہ نصاب کے مطابق عالمیہ کا امتحان دینے والی راسب / ضمنی طالبات اس سال ضمنی امتحان میں شرکت کر سکتی ہیں۔

☆ بنات کے نئے نصاب کے مطابق تمام درجات میں سال اول کے امتحان کی سند جاری نہیں ہوتی، بلکہ اس درجہ کے سال دوم کا امتحان پاس کرنے پر سند جاری ہوتی ہے۔

اسی طرح دراسات دینیہ سال اول کے بارے میں بھی یہی طے ہوا کہ اس کی سند جاری نہیں کی جائے گی، دراسات سال دوم کی سند جاری ہوگی۔

☆ ایسی غیر میٹرک قدیم فاضلات جنہوں نے 2016ء میں قدیم فاضلات کا پہلا امتحان دیا ہے، ان کا دوسرا امتحان 2018ء میں ہوگا۔ اس کی فیس 1500 روپے ہے۔ (ادارہ)